20062 ـ حق سے زیادہ مال دیا گیا

سوال

جب مالك آپ كو آپكے مالی حقوق سے زیادہ رقم ادا كرے تو اسلام میں شرعی حكم كیا ہو گا ؟
یا یہ كہ جب آپ ان سے كوئی چیز خریدنا چاہیں تو وہ قیمت سے كچھ رقم كم وصول كریں ؟
یا آپ كو باقی ملنے والی رقم سے زیادہ رقم دے دی جائے ؟
یا پھر ٹیلی فون كمپنی غلطی سے آپ كے بیلنس میں كچھ رقم كا اضافہ كر دے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جو كچھ گزر چكا ہے اس میں آپ كو چاہیے كہ حقداروں كے حقوق واپس كریں، آپ كے لیے كسی دوسرے كا ان كی غلطی اور خطا كی بنا پر مال لینا حلال نہیں ہے، انہوں نے جو مال آپ كو دیا ہے جو آپ كا نہیں تھا تو وہ مال آپ كے لیے وصول كرنا حلال نہیں ہے، اور جو انہوں نے آپ سے وصول كیا اور وہ ان كے حق سے كم تھا تو آپ كے لیے باقی رقم لینا حلال نہیں، اور جو رقم آپ كے بیلنس میں غلطی اور بھول كی بنا پر زیادہ كر دی گئی ہے وہ بھی آپ كے لیے حلال نہیں، یہ سب ان شرعی دلائل میں جمع ہیں:

فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! تم آپس میں ایك دوسرے كا مال باطل اور ناحق طریقہ سے نہ كھایا كرو، مگر یہ كہ تمہاری آپس كی رضامندی سے تجارت ہوالنساء (29).

اور ایك مقام پر اس طرح فرمایا:

بلا شبہ اللہ تعالی تمہیں حكم دیتا ہے كہ تم امانتیں ان كے مالكوں كو واپس لوٹا دو، اور جب تم لوگوں میں فیصلہ كرنے لگو تو فیصلہ عدل و انصاف كے ساتھ كرو، بلا شبہ اللہ تعالی تمہیں بہت اچھی نصیحت كر رہا ہے، یقینا اللہ تعالی سننے والا اور دیكھنے والا ہے النساء (58).

اور حدیث میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" منافق کی تین علامتیں اور نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا اور کذب بیانی سے کام لیتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (33) صحیح مسلم حدیث نمبر (59).

اور امام احمد نے روایت بیان کی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا ناحق اور ناجائز طریقے سے مال حاصل کرے"

مسند احمد (94 , 23).

یہ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مسلمان پر دوسرے مسلمان شخص کا مال حرام کیا ہے.

اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کسی بھی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی لاٹھی بھی اس کی رضامندی کے بغیر لے"

علامہ البانرحمہ اللہ تعالی نے " غایۃ المرام " (456) میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے.

اور ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ کی قسم تم میں جو بھی کوئی ناحق چیز لے گا وہ روز قیامت اللہ تعالی سے ملے گا تو اسے اٹھائے ہوئے ہو گا، تو میں تم میں سے ایك کو جان لوں گا، جب وہ اللہ تعالی سے ملے گا تو اونٹ اٹھائے ہوئے ہوگا اور اس اونٹ کی آواز ہو گی، یا گائے اٹھائے ہوئے ہو گا اور وہ آواز نکال رہی ہو گی، یا بکری اٹھا رکھی ہو گی جو ممیا رہی ہو گی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا حتی کہ ان کی بغل کی سفیدی نظر آنے لگی، اور وہ فرما رہے تھے: اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6578) صحیح مسلم حدیث نمبر (1832)

دوم:

لیکن اگر مالك آپ کو زیادہ دے تو وہ آپ کا ہے اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اس مال میں جو آپ کے پاس اس حالت میں آئے کہ آپ نہ تو اسے جھانک رہے ہوں، اور نہ ہی اسے مانگنے والے ہوں تو وہ مال لے لو، اور جو نہ آئے اس کا پیچھا نہ کریں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1473) صحیح مسلم حدیث نمبر (1045)

واللہ اعلم .